بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان 143516 ضلع گورداسپور (پنجاب) انڈیا   Mob:9682536974, E-Mail.: ansarullah@qadian.in

آنحضرت ﷺ کے خلیفۂ راشد سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات زندگی اور اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 16ء ستمبر 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ۔ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابو بکر صدیقؓ کے زمانے کے کارناموں کا ذکر ہو رہا تھا۔ اس سلسلے میں ذمیوں کے حقوق کے متعلق کچھ تفصیل ہے۔ ذمّی سے مراد وہ لوگ ہیں جو اسلامی حکومت کی اطاعت قبول کر کے اپنے مذہب پر قائم رہے اور مسلمانوں نے ان کی حفاظت کا ذمّہ لیا۔ یہ لوگ فوجی خدمت اور زکوٰۃ کی ادائیگی سے بری تھے۔ چنانچہ ان ذمّیوں کے بالغ، تندرست اور قابلِ کار افراد سے چار درہم سالانہ جزیہ وصول کیا جاتا تھا۔ بوڑھے، اپاہج، نادار محتاج اور بچے اس سے بری تھے بلکہ معذوروں اور محتاجوں کو اسلامی بیت المال سے مدد دی جاتی تھی۔ عراق اور شام کی فتوحات کے دوران متعدد غیر مسلم آبادیاں جزیے کی ادائیگی پر آمادگی ظاہر کر کے ذمّی بن گئے تھے۔ ان سے جو معاہدے ہوئے ان میں یہ شقیں شامل تھیں کہ ان کی خانقاہیں اور گرجے منہدم نہیں کیے جائیں گے اور نہ ان کا کوئی ایسا قلعہ گرایا جائے گا جس سے وہ ضرورت کے وقت دشمن سے مقابلے میں قلعہ بند ہوتے ہیں۔ ناقوس بجانے اور تہوار کے وقت صلیب نکالنے سے روکا نہ جائے گا۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دورِ خلافت کا ایک بہت بڑا، بے مثال اور عظیم کارنامہ جمع قرآن کا تھا۔ جنگِ یمامہ میں سات سَو کے لگ بھگ حفاظِ کرام صحابہ شہید ہوئے تو حضرت عمرؓ کو خدا تعالیٰ نے جمع قرآن کے متعلق انشراحِ صدر عطا فرمایا۔ صحیح بخاری میں درج تفصیل کے مطابق جنگِ یمامہ کے بعد حضرت زید بن ثابتؓ کو حضرت ابو بکرؓ نے بلایا اور انہیں بتایا کہ حضرت عمرؓ نے جمع قرآن کے متعلق مشورہ دیا ہے اور یوں یہ کام حضرت زید بن ثابتؓ کے سپرد فرمایا۔ حضرت زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! اگر حضرت ابو بکرؓ ایک پہاڑ کو اس کی جگہ

سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیتے تو وہ میرے لیے اس کام سے آسان ہوتا۔ حضرت زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ مَیں نے قرآن کو کھجور کی شاخوں، سفید پتھروں اور لوگوں کے سینوں سے اکٹھا کیا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضرت زید بن ثابتؓ کے ذریعہ جس قرآن کریم کو ایک جلد میں مرتب کروایا اس کو صحیفہ صدیقی کہا جاتا ہے۔ یہ حضرت ابو بکرؓ پھر حضرت عمرؓ اور پھر ام المومنین حضرت حفصہؓ بنتِ عمرؓ کے پاس رہا۔ صحیفہ صدیقی سے حضرت عثمانؓ نے چند نسخے نقل کروائے اور یہ نسخہ حضرت حفصہؓ کو واپس کردیا۔ جب 54ھ ہجری میں مروان مدینے کا حاکم ہوا تو اس نے یہ نسخہ حضرت حفصہؓ سے لینا چاہا تاہم آپؓ نے انکار کردیا۔ حضرت حفصہؓ کی وفات کے بعد مروان نے یہ نسخہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے لے کر اسے ضائع کردیا۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابو بکرؓ پر رحم فرمائے انہوں نے سب سے پہلے قرآن مجید کو کتابی صورت میں محفوظ کیا تھا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ حق یہ ہے کہ دنیا میں کوئی تحریر اس تواتر سے موجود نہیں جس تواتر سے قرآن کریم موجود ہے۔ فرمایا حضورﷺ کے زمانے میں سارا قرآن لکھا گیا تھا گو کہ ایک جلد میں نہ تھا چنانچہ حضرت ابو بکرؓ نے قرآن کریم 'جمع' کرنے کا حکم دیا لکھنے کا حکم نہیں دیا گویا الفاظ خود بتا رہے ہیں کہ اس وقت قرآن کے اوراق کو ایک جلد میں اکٹھا کرنے کا سوال تھا لکھنے کا سوال نہ تھا۔ حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں تمام مسلم دنیا کو ایک قراءت پر جمع کردیا گیا تھا۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ خلیفہ اوّل حضرت ابو بکر صدیقؓ نے قرآن کریم کی تمام سورتوں کو نبی کریمﷺ سے سنی ہوئی ترتیب کے مطابق جمع کرنے کا اہتمام فرمایا۔ پھر حضرت ابو بکر صدیقؓ کے بعد اللہ تعالیٰ نے خلیفہ ثالث حضرت عثمانؓ کو توفیق عطا فرمائی تو آپؓ نے لغتِ قریش کے مطابق قرآن کو ایک قراءت میں جمع کیا اور اسے تمام ملکوں میں پھیلا دیا۔

حضرت ابو بکرؓ کی ذات سے وابستہ پہلی مرتبہ سر انجام پانے والے کارناموں کو 'اوّلیات ابو بکر' کہا جاتا ہے۔ جو یہ ہیں کہ آپؓ سب سے پہلے اسلام لائے۔ مکّے میں سب سے پہلے اپنے گھر کے سامنے آپؓ نے مسجد بنائی۔ مکّے میں سب سے پہلے حضورﷺ کی تائید میں کفّارِ مکّہ سے قتال کیا۔ سب سے پہلے آپؓ نے اسلام لانے کی پاداش میں ظلم و ستم سہنے والے متعدد غلاموں اور باندیوں کو آزاد کروایا۔ سب سے پہلے قرآن کریم کو ایک جلد میں جمع کیا۔ سب سے پہلے آپؓ نے قرآن کا نام مصحف رکھا۔ سب سے پہلے خلیفہ راشد قرار پائے۔ رسول اللہﷺ کی زندگی میں سب سے پہلے امیرِ حج مقرر ہوئے۔ حضورﷺ کی زندگی میں سب سے پہلے نماز میں مسلمانوں کی امامت کی۔ اسلام میں سب سے پہلے بیت المال قائم کیا۔ آپؓ اسلام کے پہلے خلیفہ ہیں جن کا

مسلمانوں نے وظیفہ مقرر کیا۔ اسی طرح آپؓ پہلے خلیفہ ہیں جنہوں نے اپنا جانشین نامزد فرمایا۔ آپؓ پہلے خلیفہ ہیں جن کی بیعتِ خلافت کے وقت ان کے والد زندہ تھے۔ اسلام میں آپؓ سب سے پہلے شخص تھے جنہیں حضور ﷺ نے کوئی خطاب عطا فرمایا۔ آپؓ پہلے شخص تھے جن کی چار پشتوں کو صحابیت کا درجہ ملا۔ ان کے والد صحابی حضرت ابو قحافہؓ، حضرت ابو بکرؓ خود صحابی، ان کے بیٹے حضرت عبدالرحمن بن ابو بکرؓ اور ان کے پوتے حضرت محمد بن عبدالرحمن بن ابو بکرؓ یہ سب صحابہ تھے۔

حضرت ابو بکرؓ کا حلیہ حضرت عائشہؓ یوں بیان فرماتی ہیں کہ آپؓ گورے رنگ کے دبلے پتلے شخص تھے۔ رخساروں پر گوشت کم، کمر خمیدہ، آنکھیں اندر کی طرف اور پیشانی بلند تھی۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آپؓ اپنے بالوں پر خضاب لگاتے تھے۔ آپؓ نے ایک پرندے کو دیکھا تو فرمایا کہ کاش مَیں اس پرندے کی مانند ہوتا کہ نہ اس کا کوئی حساب ہوگا اور نہ یہ جواب دہ ہے۔

حضرت ابو بکرؓ نے اپنی وفات کے وقت حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ اے میری بیٹی! تُو جانتی ہے کہ لوگوں میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب تم ہو۔ مَیں نے اپنی فلاں جگہ کی زمین تمہیں ہبہ کی تھی لیکن تم نے اس پر قبضہ نہیں کیا۔ اب مَیں چاہتا ہوں کہ تم وہ جگہ لوٹا دو تاکہ وہ میرے سب بچوں میں اللہ کی کتاب کی بتائی ہوئی تفصیل کے مطابق تقسیم ہو اور مَیں خدا کے حضور کہہ سکوں کہ مَیں نے اپنی اولاد میں سے کسی کو دوسرے پر ترجیح نہیں دی۔

جب خلافت کی رِدا اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو پہنائی تو اگلے روز آپ حسبِ معمول کپڑوں کا تھان کندھے پر رکھے تجارت کے لیے نکلے۔ راستے میں حضرت ابو عبیدہؓ اور حضرت عمرؓ سے ملاقات ہوئی جن کے کہنے پر آپؓ کے لیے وظیفہ مقرر کر دیا گیا۔ وہ وظیفہ کیا تھا آپؓ کو دو چادریں ملتی تھیں جب وہ پرانی ہو جاتیں تو واپس کر کے دوسری لے لیتے۔ سفر کے لیے سواری اور خلافت سے پیشتر خرچ کے موافق خرچ لیا کرتے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ تمام عالَمِ اسلام کے بادشاہ تھے مگر ان کو کیا ملتا تھا۔ پبلک کے روپیہ کے وہ محافظ تھے مگر خود اس روپیہ پر کوئی تصرف نہ رکھتے تھے۔

آپؓ کے ہاتھ سے اگر لگام گر جاتی تو آپؓ اونٹنی سے اترتے اور اسے خود اٹھاتے۔ پوچھنے پر فرماتے کہ مجھے میرے محبوب ﷺ نے حکم دیا تھا کہ لوگوں سے سوال نہ کرنا۔

حضورِ اکرم ﷺ نے ایک بار لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ابو بکر کو ہم پر کیا فضیلت ہے؟ جیسے نماز ہم پڑھتے ہیں اور جیسے روزہ ہم رکھتے ہیں وہ بھی ایسے ہی رکھتے ہیں تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ابو بکر کی فضیلت نماز اور روزے کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اس نیکی کی وجہ سے ہے جو ان کے دل میں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک آیت قرآنی کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے حضرت ابو بکر کا مقام و مرتبہ یوں بیان فرمایا ہے کہ ؛اللہ تعالیٰ نے یہاں فرمایا کہ تو عبادت کرتا رہ جب تک کہ تجھے یقین کامل کا مرتبہ حاصل نہ ہو اور تمام حجاب اور ظلماتی پردے دور ہو کر یہ سمجھ میں آجاوے کہ اب میں وہ نہیں ہوں جو پہلے تھا بلکہ اب تو نیا ملک نئی زمین نیا آسمان ہے اور میں بھی کوئی نئی مخلوق ہوں۔ یہ حیات ثانی وہی ہے جس کو صوفی بقا کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ جب انسان اس درجے پر پہنچ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی روح کا نفخ ہی اس میں ہوتا ہے۔ ملائکہ کا اس پر نزول ہوتا ہے۔ یہی وہ راز ہے جس پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت فرمایا کہ اگر کوئی چاہے کہ مردہ میت کو زمین پر چلتے ہوئے دیکھے تو وہ ابو بکر کو دیکھے اور ابو بکر کا درجہ اس کے ظاہری اعمال سے ہی نہیں بلکہ اس بات سے ہے جو اس کے دل میں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں

ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن کا تہہ بند نیچے کو ڈھلکتا ہے وہ دوزخ میں جائیں گے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر رو پڑے کیونکہ ان کا تہہ بند بھی ویسا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو ان میں سے نہیں ہے۔ غرض نیت کو بہت بڑا دخل ہے اور حفظ مراتب ضروری شئے ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل اطاعت، عشقِ رسولؐ اور غیرت کا واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو بکرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر آئے تو حضرت عائشہؓ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ تیز تیز بول رہی تھیں۔ یہ دیکھ کر آپؓ سے رہا نہ گیا اور اپنی بیٹی حضرت عائشہؓ کو مارنے کے لیے آگے بڑھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دیکھ کر دونوں باپ بیٹی کے درمیان حائل ہو گئے اور عائشہؓ کو متوقع مار سے بچا لیا۔ جب حضرت ابو بکرؓ چلے گئے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ازراہِ مذاق حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ دیکھا! آج ہم نے تمہیں تمہارے ابّا سے کیسے بچایا۔ کچھ دنوں بعد حضرت ابو بکرؓ دوبارہ تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ ہنسی خوشی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بات چیت کر رہی تھیں۔ یہ دیکھ کر حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ تم نے مجھے اپنی لڑائی میں شریک کیا تھا اب اپنی خوشی میں بھی شریک کر لو۔ یہ سن کر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہم نے شریک کیا۔

خطبے کے آخر میں حضورِ انور نے فرمایا کہ باقی ذکر ان شاء اللہ آئندہ بیان ہوگا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ،اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لاَّ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ.